اہتمام کیا ہے۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم، مسلمانوں کے لیے مرکزِ رشد و ہدایت اور مرکزِ امت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آغازِ اسلام سے ہی ہر دور کی باطل قوتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روبہ عروج دعوت کو روکنے کے لیے ہزاروں جتن کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو مجروح کرنے کی ناپاک کوشش کی اور اس مقصد کے لیے اہل باطل نے ہر اخلاقی حد کو پھلانگتے ہوئے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو تضحیک و تحقیر کا نشانہ بنایا۔ موجودہ دور میں سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین جیسے بدباطنوں کی ہرزہ سرائی اسی مکروہ سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

۳۰ رستمبر ۲۰۰۵ء ڈنمارک کے اخبار جیلانڈ پوسٹن نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز خاکے شائع کیے۔ جس پر عالم اسلام سراپا احتجاج بن گیا۔ ان اہانت آمیز خاکوں کی لگاتار اشاعت اور اس پر اہل مغرب کی ڈھٹائی اس بات کی غماز ہے کہ اس کے پیچھے اسلام مخالف ایک منظم سازش کام کر رہی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ پوری دنیا کے مسلمان حکمران بھی اس پر چپ سادھے ہوئے ہیں۔ گو مسلمان اور دردِ دل رکھنے والے ادارے اپنی جگہ اپنے دکھ کا اظہار کرتے رہتے ہیں کہ:

نہ مئے باقی، نہ مئے خانہ، نہ مئے خانے کا ساقی ہے
تماشا ختم ہے بس اک امید باقی ہے

اسی حوالے سے ماہنامہ ’’رُشد‘‘ لاہور کی یہ حرمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمبر کی اشاعت قابلِ صد تحسین و آفرین ہے اور اس کاوش کے لیے ادارہ ’’رُشد‘‘ مبارک باد کا مستحق ہے۔ اس شمارے میں عطاء اللہ صدیقی، صلاح الدین یوسف، ڈاکٹر خالد علوی، حافظ ثناء اللہ مدنی، مفتی عبدالرحمٰن رحمانی اور مفتی عبدالستار حماد ایسے نامور قلم کاروں کی تحریریں شامل ہیں۔ خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ ۲۲۴ صفحات پر مشتمل اس مجلّہ کی قیمت صرف تیس روپے مقرر کی گئی ہے۔ (تبصرہ: شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی)

● **جہادِ افغانستان کا یکتا مجاہد۔ مولانا راحت گل رحمۃ اللہ علیہ**　　مؤلف: مولانا سید العارفین

ضخامت: ۴۰۴ صفحات　　قیمت: ۲۰۰ روپے　　ناشر: راحت المصنفین، مرکز علومِ اسلامیہ، راحت آباد، پشاور

حضرت مولانا راحت گل رحمہ اللہ پاکستان کی ممتاز علمی اور جہادی شخصیت تھے۔ اُن کی علمی و جہادی خدمات کا دائرہ پاکستان اور افغانستان کے کناروں تک پھیلا ہوا ہے۔ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف سے لے کر میدانِ جہاد تک اُن کا فیضان جاری ہے۔

شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب کتاب کی تقریظ میں لکھتے ہیں:

> ’’وہ شیخ الجامعہ حضرت مولانا گل بادشاہ رحمہ اللہ کی سنگت و صحبت کی بدولت علم و عرفان سے منور ہوئے اور اوجِ کمال سے ہم کنار ہوئے۔ عرصہ دراز تک جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کے روح رواں رہے۔ تمام عالم اسلام، یورپ، امریکہ، افریقہ کے اسفار میں احوالِ عالم سے روشناس ہوئے۔ آخر میں مرکزِ علومِ اسلامیہ کے نام پر ایک علمی ادارہ قائم فرما گئے جو سینکڑوں تشنگانِ علومِ قرآن و حدیث کو سیراب کرنے میں مصروف ہے۔ جہادِ کشمیر، جہادِ فلسطین کے سوز و گداز میں تڑپتے رہے۔ پھر خاص کر جہادِ افغانستان میں دن رات مصروف رہے۔‘‘